قیدی زنڈا

ज़ेण्डा का कैदी

اداکاران

ینا بیوری ج - رونلڈ کولمین

سیلانس

رتن اینڈ کو بک سیلرز دریبہ کلاں دھلی

گانا نمبر۱ گا بیں نے جینا سیکھ لیا

ہو ہو ہو ہو ہو ..... ہا ہا ہا

یہ زمین یہ گگن اپنی دھن میں ہیں مگن

ہم پنچھی بہار کے جھومتے چلے چمن ۔ چمن ۔ ہا —

جس طرف اُٹھی نظر پھول کھل گئے

رنگو رنگ رنگ کے گیت مل گئے ، گیت مل گئے

حسیں سماں ، ملا جہاں وہیں پہ مست ہو کے

بس مچل گیا یہ من —— ہو ہو ——

ہے میری اُڑان پر دنگ بلبلیں ، دنگ بلبلیں

جانے ہیں کہاں کہاں اپنی منزلیں ۔ اپنی منزلیں

گھٹاؤں میں ، ہواؤں میں میں ڈولتی پھروں

نرالا میرا چلن —— ہو

خیال ہیں نئے نئے اور دل جواں ، اور دل جواں

بس اگر چلے تو ہم چھو لیں آسماں ، چھو لیں آسماں

کبھی یہاں کبھی وہاں ، ہے میرے دل کا

مدھ بھرے نظاروں سے ملن ۔ ہو ——

نمبر۲:۔ ارے جی میں نے پوچھا ، ادھو میں نے پوچھا

ارررمیں نے پوچھا آپ کو حضور کیا ہوا

وہ شان کیا ہوئی جی وہ غرور کیا ہوا ۔ ارے جی —

نکلے تھے بڑے بن ٹھن کے طاقت کے نشے میں تن کے
پالا جو پڑا نمبروں سے، تو رہ گئے چوہا بن کے
پتلا ہے حال، ڈھیلی یہ چال سوکھے ہیں گال اب کیوں
بنتے ہیں شکاری پتے، بنتے ہیں نقارے پکے
ہیں آپ سے بابو صاحب ہم جیسے اناڑی اچھے
او مہربان، جب تھا گمان، نکلی ہے جان اب کیوں
اب گھر میں ہی بیٹھا کیجئے اور دال پکایا کیجئے
گھونگھٹ میں چھپا کے مکھڑا مونچھوں کا صفایا کیجئے
او جناب۔ مکھڑا گلاب، جل کر کباب ہے کیوں

نمبر ۳:۔ اے جی میں نے پوچھا، او ہو میں نے پوچھا
ارے ریں میں نے پوچھا، آپ کو حضور کیا ہوا
داستان کیا ہوئی جی وہ غرور کیا ہوا ۔ اے جی ۔
تھی چال بڑی مستانی، کیوں بھول گئے اترانا
دعوے تو بڑے اونچے تھے، ہمت تھی بڑی مردانہ
سر پر پڑی جو مشکل پڑی تو چپ۔ چپ
کھڑی ہے اب کیوں ۔ اے جی —
نہ بات ہماری مانی تھی، آپ کی یہ نادانی
کیوں آپ ہوئے جاتے ہیں اب شرم سے پانی پانی
سچی یہ بات، کھائی ہے مات ملتے ہیں ہاتھ اب کیوں
مردانگی رہنے دیجئے عورت سے محبت کیجئے
اِن مستی بھری نظروں سے دل آپ کسی کا لیجئے

چہرا یہ لال، اُلجھے یہ بال، غصے میں یہ حال کیوں

گانا نمبر ۳

اِتنی سی بات پر بگڑ گئے، کیوں جی بس ہاں جی
جاؤ دل میرا لے کے ہی اکڑ گئے کیوں بس
کل کی ہی بات مجھے یاد ہے تمہیں، کہو تو ذرا
آدھی آدھی رات سپنوں میں آ کے دیا تھا جگا
بس رہنے دو جی جھوٹے ہو
آپ کے دل میں ہم نہیں بستے
جاؤ، اتنی سی بات میں بگڑ گئے، کیوں جی بس
نظروں میں آپ کو بسایا ہم نے دل بھی دیا
ہو گیا قصور یہ حضور ہم سے کریں اب کیا
کہو تم پہ مر کے، اُلفت کر کے رنگ لگاتے ہیں غم...
اِتنی سی بات پہ بگڑ گئے۔ کیوں جی بس
رکھئے سنبھال کے سوغات دل کی، ایسا ہی سہی
کیسے گے ٹوٹ کتنی بات دل کی، ایسا ہی سہی
بس رہنے دو جی جھوٹے ہو آپ کے دل میں ہم نہیں

گانا نمبر ۴

تیرے پیار کو اس طرح سے بھلانا
نہ دل چاہتا ہے نہ ہم چاہتے ہیں
جو رنج سہا اُسے ایک فسانہ بنانا
نہ دل چاہتا ہے نہ ہم چاہتے ہیں

وہ معصوم صورت وہ بھولی نگاہیں
رہیں گی سدا دِل میں آباد ہو کر
نہ پوری ہوئی جو اُسی آرزوئیں
ملے گا ہمیں چین برباد ہو کر
کہ اُجڑی ہوئی زندگی کو بتاتا
نہ دِل جانتا ہے نہ ہم جانتے ہیں ۔ تیرے پیار ۔
سمجھ میں نہ آیا کہ ہر ایک خوشی سے
یہ دِل آج بیزار کیوں ہو گیا ہے
تیرے غم میں بہتے ہوئے آنسوؤں سے
نہ جانے ہمیں پیار کیوں ہو گیا ہے
کہ بھولے سے بھی اب کبھی مسکراتا
کہ دِل جانتا ہے نہ ہم جانتے ہیں ۔ تیرے پیار ۔

گانا نمبر ۲

آ ہا ہا ہو ہو ہو او میرے سورج
او میرے سورج چاند ستارے ۔ تو جگ جگ جیئے
میرے اندھیارے من کو تو نے پھر سے دیئے اُجیارے
تیری یہ چھوٹی چھوٹی انکھیاں
کرتی ہیں بڑی بڑی بتیاں
کبھی گھبرا نہ ماں، میں ہو کے جواں
تیرے دُکھ دور کر دوں گا سارے
دیکھو جو پیارا پیارا مکھڑا جانے کیوں بھولوں سارا دُکھڑا

ذرا یہ تو بتا، میں واری للّا، ننھے ہاتھوں سے کر کے اشارے
تو ہے سہارا میرے من کا تو دھن ہے مجھ نردھن کا
جگ روٹھا رہے نہیں پرواہ مجھے میری دنیا ہے تو میرے پیارے

گانا نمبر ۷

چندا تیرے ماما ہیں، نہرو تیرے چاچا ہیں، دھرتی تیری ماتا ہے
ننھے منے بچے تیرا سارے جگ سے ناطہ ہے ۔ چندا ۔۔
لمبا چوڑا، اونچا نیچا، دنیا کا مکان ہے
نیچے فرش ہے دھرتی اوپر چھت آسمان ہے
اس گھر میں رہنے والے کیا گورے کیا کالے سب کا ایک ہی داتا ہے
اپنے دیش کی سینا کا تو چھوٹا سا رنگروٹ ہے ۔ چھوٹا ۔۔
پہن کے امن کی وردی کرتا سب کو سلوٹ ہے ۔ سب کو ۔۔
ماں کی آنکھوں کے تارے اپنے باپو کے پیارے سب کو میت بناتا ہے
طوفانوں سے تو نہ ڈرنا آندھی میں نہ ڈولنا آندھی میں نہ ۔۔۔
سچ کے ترازو میں ہی پیارے ہر چیز تولنا ہر چیز تولنا
سچ کا بول بالا ہے جھوٹے کا منہ کالا ہے بچہ سب کو سمجھاتا ہے

نمبر ۸ :- یہ نشہ آپ کا سرکار اتر جائے گا
پھر غریبوں کا لہو ہاتھ نہیں آئے گا
یہ نشہ آپ کا

کب تک نظروں کی نفرت یہ دلوں کی دوری
کب تک دوگے نہ مزدور کو تم مزدوری
کب تک ہوگی بھلا آپ کی ہر ضد پوری

جو ہے کمزور کبھی زور میں بھی آئیگا - یہ نشہ ——
ہم غریبوں کے بھی دِل ہوتا ہے جاں ہوتی ہے
بدنصیبوں کی بھی 'نا' ہوتی ہے 'ہاں' ہوتی ہے
بے زبانوں کے بھی مُنہ میں تو زباں ہوتی ہے
اپنے ہونٹوں پہ جو تالا ہے وہ کھُل جائیگا - یہ نشہ ——
حق ہمارے کو بھی خیرات کہو گے کب تک
اجی اندھیر ہی سے ہر بات کہو گے کب تک
رات کو دِن، دِن کو رات کہو گے کب تک
کہ بدلنا ہے زمانے کو بدل جائیگا - یہ نشہ ——
بے ایمانی کے سدا چل نہ سکیں گے دھندے
خون پسینے کی کمائی پر جئیں گے بندے
ٹوٹ جائیں گے سبھی ظلم و ستم کے پھندے
اِک نیا دور کبھی آئے مگر آئے گا - یہ نشہ ——
نا امیری بھی رہے گی نہ فقیری باقی
دے گا حصّہ ہی برابر کی سبھی کو ساقی
نہ یہ چالاکی چلے گی نہ کوئی نادانی
نہ یہ مہنگائی میں انصاف کیا جائیگا - یہ نشہ ——
ختم شد

(الہ آباد پریس دہلی)